بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر ۳۶۷

سلام اور مصافحہ کے فضائل و مسائل



محمد اختر صدیق

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

فون 060-4567218 موبائل 0333-8556473

تعارف جامعہ محمدیہ جام پور

☆ جامعہ محمدیہ، جام پور کی معروف دعظیم درسگاہ ہے جس میں مقامی واقامتی طلباء کی دینی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔

☆ محنتی وقابل اساتذہ تدریسی خدمات دے رہے ہیں۔

☆ تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔

☆ تمام طلباء کو موسم کے مطابق بستر' کپڑے اور ماہانہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

☆ جامعہ کی عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد کی جاتی ہے جس میں ملک بھر کے معروف علماء وخطباء تشریف لا کر خطاب فرماتے ہیں۔ ہزاروں لوگ کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں۔

☆ جامعہ محمدیہ کا مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ احباب رضا کارانہ طور پر زکوۃ' عشر ودیگر مدات سے جو تعاون فرماتے ہیں اسی سے سب کام سرانجام دیا جارہا ہے۔

☆ تمام اہل خیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ جامعہ محمدیہ جام پور کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد
مدیر! جامعہ محمدیہ جام پور
ضلع راجن پور' پنجاب پاکستان
فون 060-4567218/ 0333-8556472

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ تبلیغ نمبر ۳۶

سلام اور مصافحہ کے فضائل و مسائل

تالیف:

محمد اختر صدیق

ناشر

ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور

فون 060-4567218 موبائل 0333-8556473

نام کتاب ---------- سلام اور مصافحہ کے فضائل ومسائل

طابع ---------- عبدالرحمان عابد

باہتمام ---------- مکتبہ محمدیہ
Mob:0300-4826023

طبع اول ---------- مئی 2009ء

تعداد ---------- 3300

ناشر ---------- ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

ہدیہ ---------- تقسیم فی سبیل اللہ

بذریعہ ڈاک صرف

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور سے منگوائیں۔

فون 060-4567218 موبائل 0333-8556473

کراچی میں رابطے کے لئے

کراچی کے احباب ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کا لٹریچر حاصل کرنے اور
ادارہ سے تعاون کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں

محترم جناب شیخ محمد الیاس صاحب دوائی والے

شکیل ٹریڈرز کچھی گلی نمبر 1 میریٹ روڈ کراچی فون 0321-9272265

راولپنڈی میں رابطے کے لئے

راولپنڈی اسلام آباد اور قرب وجوار کے احباب ادارہ تبلیغ اسلام جام پور
کا لٹریچر حاصل کرنے اور ادارہ سے مالی تعاون کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں

محترم جناب سید انصار احمد صاحب

امیر انتظامیہ جامع مسجد محمدی لین نمبر ۵ پشاور روڈ راولپنڈی
فون 0322-5143240/051-5470144

عرض ناشر

دنیا کی ہر قوم میں یہ رواج اور طریقہ پایا جاتا ہے کہ اس قوم کے افراد جب آپس میں ملتے ہیں تو کچھ مخصوص الفاظ خاص طریقہ سے ادا کرتے ہیں جس سے اس قوم کا تشخص دوسری قوم سے نمایاں اور مختلف ہو جاتا ہے۔ وہ مخصوص الفاظ و انداز اس قوم کا قومی و ملی شعار بن جاتا ہے۔

اسلام نے اس طرز تحیہ کو بدل کر اسلامی سلام کا احیاء و اجراء کرتے ہوئے مسلمانوں کے لیے ان کو باہمی ملاقات کے موقع پر ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه'' کہنے کے الفاظ مقرر فرمائے ہیں۔ جس کے جواب میں ''وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰه'' کہنے کا حکم دیا ہے، جس میں دنیا و آخرت کی سلامتی و عافیت کے راز مضمر ہیں کہ ملاقات کے وقت السلام علیکم سے بہتر کوئی کلمہ نہیں یہ محبت و مروت اور اکرام و خیر اندیشی اور دعا گو کا بے مثال اظہار ہے۔ جس کا معنی ہے کہ تم پر سلامتی ہو یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہر طرح کی تکلیف اور رنج و غم سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، برکت اور مغفرت نازل فرمائے۔

مسلمانوں کا آپس میں ملاقات کے وقت زبان سے سلام کہنے کے ساتھ ہاتھ سے مصافحہ کرنا بھی سنت رسول ہے ایسی پیاری سنت ہے کہ اس پر عمل کرنے سے دل سے حسد، بغض، اور کینہ وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! تمہارا آپس میں سلام مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا سنت ہے لیکن آج کل یہ رواج پا گیا ہے کہ سلام کے ساتھ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جو سنت کے مطابق ایک ہاتھ سے کرے اس کے اس فعل کو گستاخی پر محمول سمجھا جاتا ہے۔ اس اہم مسئلہ پر فاضل محترم جناب مولانا محمد اختر صدیق (لاہور) نے جامع اور مدلل انداز میں یہ کتابچہ تحریر فرمایا ہے۔ جسے ادارہ تبلیغ اسلام جام پور شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنے بندوں کے لیے اصلاح کا سبب بنائے۔ مصنف، ناشر، اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے

محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام ومصافحہ

دنیا میں بسنے والے تمام لوگ ملاقات کے وقت اپنے مذہب، تہذیب وتمدن اوراطوار واخلاق کی بنا پر ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات کا اظہار مختلف انداز میں کرتے ہیں۔اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب پرعمل پیرا افراد سے Good Morning، نمستے، ست سری اکال ?Hello، How are you اور Hye وغیرہ جیسے الفاظ سننے کو ملتے ہیں۔

دینِ اسلام کی تعلیمات انتہائی اعلیٰ اور ممتاز ہیں۔اسلام نے ملاقات کے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور جواباً "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہنے کا حکم دیا ہے۔ان الفاظ کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے "کہ تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکت نازل ہو۔" یہ الفاظ اتنے پیارے اوراہم ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے کہ وہ اس کے سلام کا جواب دے"۔

(صحیح بخاری:۱۲۴۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اُسے سلام کرے۔

یہ الفاظ جہاں اللہ جل شانہ کی رحمت طلب کرنے کے لئے دعائیہ کلمات ہیں، وہاں آپس میں محبت واخوت بڑھانے کا ذریعہ اوراجنبیت کوختم کرنے کا باعث ہیں۔یہی وہ الفاظ ہیں کہ اگران کوسنت کے مطابق پورا پورا ادا کیا جائے تو سلام وجواب کے بدلہ میں دونوں مسلمان کم از کم تیس نیکیوں کے حق دار ٹھہرتے ہیں اور اگران کلمات کے ساتھ مصافحہ کا مسنون عمل وقوع پذیر ہو جائے تو یہ دونوں کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

اس اجمال کی تفصیل ہم مندرجہ ذیل نکات میں بیان کرسکتے ہیں۔

پہلا باب۔ سلام کا بیان

1۔ سلام کہنے کی فضیلت:

عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا "السلام علیکم" نبی ﷺ نے فرمایا "دس" پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" نبی ﷺ نے فرمایا "بیس" پھر تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" نبی ﷺ نے فرمایا "تیس" (سنن ترمذی۔ باب الاستیذان والآداب)

2۔ سلام کو عام کرنے کی فضیلت:

عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ بہترین اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلا، اور ہر واقف، ناواقف کو سلام کہہ۔ (صحیح بخاری۔ باب افشاء السلام من الاسلام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور تم اس وقت تک ایمان نہیں لا سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو"۔ پھر فرمایا: "میں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کا اہتمام کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ اپنے درمیان سلام کو عام کرو"۔ (صحیح مسلم باب لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"(اللہ) رحمان کی عبادت کرو۔ کھانا کھلاؤ، سلام کو عام کرو، اور امن وسلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ"۔ (سنن ترمذی باب ما جاء فی فضل إطعام الطعام)

۳۔ سلام اور اس کا جواب مسلمان بھائی کا حق ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں'' پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون کون سے؟ آپ ؐ نے فرمایا: ''جب تو اسے ملے تو سلام کہے، اگر وہ تجھے دعوت دے تو ،تو قبول کرے، جب تجھے نصیحت کرے تو ،تو نصیحت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو تو اسکو جواب (یرحمک اللہ) دے۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو تو اسکی عیادت کرے۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اسکا جنازہ پڑھے اور ساتھ جائے۔ (صحیح مسلم باب من حق المسلم للمسلم رد السلام)

ایک حدیث میں ہے سلام کا جواب دینا بھی حق ہے۔ (صحیح بخاری۔ باب الامر باتباع الجنائز)

۴۔ سلام میں پہل کرنے والا بہتر انسان ہے۔

ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالٰی کے ہاں بہترین شخص ہے۔ (سنن ابی داود، فی فضل من بداء بالسلام)

۵۔ آنے والا سلام کرے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سلام کرے ..... (مسند احمد، باقی مسند المکثرین)

۶۔ مجلس سے جانے والا بھی سلام کرے۔

گزشتہ حدیث کے آخری حصہ میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ (.......جب وہ مجلس سے جانا چاہے تو سلام کرے...)

۷۔ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کہے ...... (صحیح بخاری، باب تسلیم القلیل علی الکثیر)

۸۔ گزرنے والا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے کو سلام کہے۔

گزشتہ حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے،،

۹۔ تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔

مذکورہ حدیث میں یہ بیان موجود ہے۔'' تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں،،

۱۰۔ بچوں کو سلام کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نبی ﷺ کے ساتھ چلا کرتا تھا آپؐ بچوں کو سلام کیا کرتے تھے،، (صحیح مسلم، باب استحباب السلام علی الصبیان)

۱۱۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کہنا یہ تیرے لئے برکت کا باعث ہوگا،، (سنن ترمذی، باب ما جاء فی التسلیم ...)

۱۲۔ قضائے حاجت کرنیوالا سلام کا جواب نہ دے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ (صحیح مسلم، باب التیمم)

۱۳۔ نماز پڑھنے والا سلام کا جواب اشارہ سے دے سکتا ہے۔

''حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے اشارے سے جواب دیا،، (سنن نسائی - باب رد السلام بالاشارہ فی الصلاۃ)

۱۴۔ اہل کتاب کو تم سلام نہ کہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اگر وہ تمہیں رستہ میں مل جائیں تو تم ان کو تنگ رستہ پر مجبور کردو۔ (صحیح مسلم باب نھی عن ابتداء اھل الکتاب بالسلام)

۱۵۔اہل کتاب (یہودی عیسائی) کے سلام کا جواب۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم (فقط) وعلیکم ،، کہو۔ (صحیح بخاری باب کیف یرد علی أہل الذمۃ السلام)

۱۶۔اگر کسی مجلس میں مسلمان اور غیر مسلم ہوں۔

نبی ﷺ ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں مسلمان ، یہودی ،منافق موجود تھے آپؐ نے ان کو سلام کیا اور دین کی طرف دعوت دی۔ (صحیح بخاری باب التسلیم فی مجلس....)

۱۷۔اگر ایک آدمی سلام یا اس کا جواب دے دے تو کافی ہے۔

زید بن اسلم حدیث روایت کرتے ہیں کہ سوار پیدل کو سلام کہے،اگر پوری قوم میں سے ایک آدمی سلام کرے تو سب کو کافی ہو جائیگا۔ (مؤطا امام مالک باب العمل فی السلام)

☆صحابہ کرامؓ اور سلام کا اہتمام

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیاتِ درخشاں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ سلام اور مصافحہ کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے حتیٰ کہ کتب احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اگر ان کے درمیان درخت بھی حائل ہو جاتا تو وہ دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کہتے۔ہمارے بعض لوگ سلام کرنے والوں کو مذاق کرتے ہیں، یہ رویہ کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا۔

مختلف دلائل کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ سلام اور مصافحہ انتہائی فضیلت والا عمل ہے اور یہ مسلمان معاشرے کی علامت ہے۔ہم پر لازم ہے کہ اس کے مسنون طریقہ کو مد نظر رکھیں۔

دوسرا باب: مصافحہ کا بیان

اس باب میں ہم نے مصافحہ کے متعلق چند مسائل کے ذکر کے ساتھ ساتھ مصافحہ کی کیفیت تفصیل سے بیان کی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کو شاہد بنا کر کہتا ہوں کہ اس موضوع پر قلم اٹھانے کا مقصد کسی خاص طبقہ فکر پر کیچڑ اچھالنا نہیں ہے بلکہ اس پر لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ لاتعداد مسلمان بھائی جہالت، تعصب یا ادب کے نام پر مصافحہ کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں حالانکہ اس موضوع پر بعض علما نے قابلِ تحسین رہنمائی بھی کی ہے۔ علامہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ نے ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی میں اس موضوع پر بہت خوبصورت بحث کی ہے۔

ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم ہر مسئلہ کو قرآن وسنت کی بنیاد پر سمجھنے کی کوشش کریں، لہذا مصافحہ کا مسنون طریقہ دلائل کی روشنی میں پیش خدمت ہے۔

☆ لفظ مصافحہ کا صحیح مفہوم

میں ضروری سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے لفظ مصافحہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف قارئین کی خدمت میں پیش کروں۔

لغت عرب میں "یدالصفحہ" "ہاتھ کی ہتھیلی" کو کہتے ہیں اور لفظ مصافحہ باب مفاعلہ سے ہے جو مشارکت کا تقاضا کرتا ہے۔ گویا کہ ہتھیلیوں کا اس عمل میں شریک ہونا ہی مصافحہ کہلائے گا۔ اگر دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے تو ہر دو افراد کی ایک ایک ہتھیلی ہاتھ کی پشت سے ملتی ہے جو "الصفحۃ" ہتھیلی سے ہتھیلی لگنے کے زمرے میں نہیں آتی ہے۔

عربی لغت کی کتابوں میں مصافحہ کے معنی کچھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

۱۔لسان العرب میں ہے کہ ''المصافحة'':

'الاَخْذُ بِالْيَدِ وَالرَّجُلُ يُصَافِحُ الرَّجُلَ إِذَا وَضَعَ صَفْحَ كَفِّهٖ فِي صَفْحِ كَفِّهٖ'' (۵۱۴/۲)

''مصافحہ ہاتھ پکڑنے کو کہتے ہیں۔ جب آدمی کسی دوسرے سے مصافحہ کرتا ہے تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی، اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں رکھ دیتا ہے۔''

۲۔معجم الوسیط میں ہے کہ مصافحہ سے مراد: آدمی کا اپنی ہتھیلی کو دوسرے کی ہتھیلی پر رکھنا ہے۔(۵۱۹/۱)

۳۔المنجد میں بھی مصافحہ کے معانی ''ہاتھ ملانا'' کے ہیں نہ کہ دو ہاتھ ملانا۔(۵۶۹)

مصافحہ کا طریقہ بیان کرنے سے پہلے ہم چند مسائل کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔مصافحہ کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کہتا ہے اور اس کا ہاتھ فقط رضائے الٰہی کے لئے پکڑتا ہے تو (اللہ تعالیٰ) ان دونوں کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔(مسند احمد، ۲۰۸/۱۴)

۲۔مصافحہ کا حکم

جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کچھ عرصہ بعد ملے تو سلام کہنے کے ساتھ مصافحہ کرے۔یہ مستحب ہے۔انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم میں سے کوئی ایک، دوسرے بھائی کو ملے تو کیا تھوڑا سا جھک جایا کرے؟۔نبی ﷺ نے فرمایا:''نہیں'' پھر وہ کہنے لگا کیا اس سے لپٹ جائے اور اس کا

بوسہ لے؟ آپؐ نے فرمایا: "نہیں" اس نے پھر عرض کی کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" (جامع ترمذی،۲۷۲۸)

۳۔عورتوں سے مصافحہ

غیر محرم عورتوں سے مصافحہ حرام ہے۔

امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ اپنا ہاتھ بڑھائیے ہم آپؐ سے بیعت کے لئے مصافحہ کرنا چاہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ (فتح الباری،۸۲۲/۱۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ کے ہاتھ نے کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا ہے۔

البتہ محرم عورتوں (ماں۔بہن۔بیوی۔بیٹی) وغیرہ سے مصافحہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔مصافحہ کی کیفیت

ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھ کر اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر تھوڑی سی حرکت دے۔ اس کی طرف متوجہ ہو کر، مسکراتے ہوئے پوری گرم جوشی کا مظاہرہ کرے اور جب تک دوسرا بھائی اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا، یہ بھی نہ کھینچے۔

افسوس!......کہ اس سادہ سے عمل کو بھی اصل شکل پر قائم نہیں رہنے دیا گیا۔ بعض بھائیوں کا کہنا ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کیا جانا چاہئے اور بڑے سکون کے ساتھ حرکت دیے بغیر ہاتھ جدا کر لینے چاہئیں۔ اس دعویٰ کا حقیقت سے کتنا تعلق ہے، اس کا جائزہ آئندہ سطور میں نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ممتاز علما کے علم و عمل کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے۔

☆ کیفیتِ مصافحہ کے متعلق احادیث کا بیان

۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهُ أَيَنْحَنِيْ لَهُ؟قَالَ (لَا)،قَالَ : فَيَلْزِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ قَالَ :(لَا)، قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ، قَالَ: (نَعَمْ) (جامع ترمذی:۲۷۲۸)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ جب ہم سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو کیا اس کے لئے تھوڑا سا جھک جایا کرے؟ آپ نے فرمایا: نہیں ۔ پھر اس نے کہا کہ کیا اس سے لپٹ جائے اور اس کا بوسہ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے پھر عرض کیا کہ اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!“

۲۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :(إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَالَقِيَ أَخَاهُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ الْيَابِسِ فِي يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ) (ترغیب وترہیب:۳/۲۳۳)

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جب ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے، اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے انتہائی تیز طوفان میں درخت کے خشک پتے جھڑتے ہیں۔“

۳۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : (مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُبِالْيَدِ) (جامع ترمذی ۲۸۷۳، جامع الاصول:۶/۶۱۴)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مکمل سلام تو یہ ہے کہ (دوسرے) کا ہاتھ پکڑا جائے۔“

اگرچہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے مگر اس کا مفہوم صحیح ہے اور اس کی تائید اس باب میں موجود دیگر احادیث سے ہوتی ہے۔

۴۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يصرف وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يصرِف (فتح الباری ۶۶/۱۴)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کسی آدمی سے ملتے تو اس وقت تک اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب تک وہ خود نہ کھینچ لیتا اور اس وقت تک اس کی طرف سے چہرہ مبارک نہیں پھیرتے تھے، جب تک وہ خود چہرہ نہ پھیر لیتا۔"

۵۔ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَحْسَبُ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ لِلْاَعَاجِمِ فَقَالَ: (نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُصَافَحَةِ عَنْهُمْ، مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَاْخُذُ اَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ مَوَدَّةً بَيْنَهُمَا وَنَصِيْحَةً اِلَّا القيت ذُنُوْبُهُمَا بَيْنَهُمَا (جامع احکام القرآن: ۲۶۶/۹)

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پیارے رسول ﷺ سے ملا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ مصافحہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم ان سے زیادہ مصافحہ کے حقدار ہیں، جب بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں، ایک (بھائی) دوسرے کا ہاتھ محبت اور خیر خواہی کی بنیاد پر پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

۶۔ عَنْ اَنَسٍ اِنْتَهٰى اِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرْسَلَنِيْ بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِيْ ظِلِّ جِدَارٍ اَوْقَالَ اِلَى الْجِدَارِ حَتّٰى رَجَعْتُ اِلَيْهِ (ابوداود: ۵۲۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر مجھے ایک خط دے کر بھیجا اور خود دیوار کے سائے میں یا سائے کی طرف بیٹھ گئے اور میرے واپس آنے تک وہیں بیٹھے رہے۔''

۷۔عَنْ أَبِيْ دَاوٗدَ لَقِيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَأَخَذَ بِيَدِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: أَتَدْرِيْ لِمَ فَعَلْتُ هٰذَا بِكَ؟قَالَ: قُلْتُ، لَا أَدْرِيْ وَلٰكِنْ لَا أَرَاكَ فَعَلْتَ إِلَّا لِخَيْرٍ قَالَ إِنَّهُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَفَعَلَ بِيْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ فَسَأَلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ، فَقَالَ (مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، لَا يَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا) (مسند احمد: ۱۴/ ۲۰۸)

''حضرت ابو داود کہتے ہیں کہ میری حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے السلام علیکم کہہ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگ گئے، پھر پوچھنے لگے کہ کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے ایسے کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اگر چہ مجھے معلوم تو نہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی خاطر ہی ایسا کیا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ بے شک ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے ایسا ہی کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے ان کو یہی جواب دیا جو تو نے مجھے دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' جب بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک سلام کہہ کر رضائے الٰہی کے لیے دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو ان کے ہاتھ جدا ہونے سے قبل دونوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

۸۔مسند احمد میں بھی اس سے ملتی جلتی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو سننا اپنے لئے واجب کر لیتا ہے اور ابھی ان کے ہاتھ جدا نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ انؓ کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔"

۹۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے

"میری اس ہتھیلی کو غور سے دیکھو میں اس کو پیارے رسول ﷺ کی ہتھیلی پر رکھا کرتا تھا۔" (مسند امام احمد:۴/۱۸۹)

۱۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَافَحْتُ بِكَفِّيْ هٰذِهٖ كَفَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَسْتُ خَزًّا وَ حَرِيْرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهٖ (اتحاف:۶/۲۸۱)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس ہتھیلی سے نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی کے ساتھ مصافحہ کیا ہے۔ پس میں نے ریشم و حریر کو بھی آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و ملائم نہیں پایا ہے۔"

۱۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ قَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ يَا حُذَيْفَةُ هَلُمَّ يَدَكَ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ فَقَالَ الثَّانِيَةَ، فَكَفَّهَا حُذَيْفَةُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ جُنُبٌ وَ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ تَمَسَّ يَدِيْ يَدَكَ قَالَ (هَلُمَّهَا أَمَا عَلِمْتَ يَا حُذَيْفَةُ! أَنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ صَافَحَهُ تَحَاتَتْ أَوْ قَالَ تَحَاطَتِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبُ بَيْنَهُمَا كَمَا يَتَحَاتُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ (شعب الایمان للبیہقی:۸۹۵۱)

"حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حذیفۃ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے خذیفۃ! اپنا ہاتھ آگے کرو۔ پس حذیفۃ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ کہا مگر حذیفۃ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے نہیں کیا، پھر آپ نے تیسری دفعہ کہا تو حذیفۃ رضی اللہ عنہ عرض

کرنے لگے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنبی ہوں اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک کو لگے۔ نبی کریم ﷺ فرمانے لگے: اے حذیفہ! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ بے شک مومن جب کسی مومن سے ملتا ہے اس کو سلام کرتا ہے، اس کا ہاتھ مصافحہ کے لئے پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے گرتے ہیں۔"

۱۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ جب کسی آدمی سے ملتے تو مصافحہ کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا "مجھے جب بھی نبی کریم ﷺ ملتے تو میرا ہاتھ پکڑ لیتے تھے۔" (ایضا:۸۹۶۰)

۱۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

يَا مُعَاذُ اِذَا الْتَقِيَ الْأَخَوَانِ فِيْ الْإِسْلَامِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ أَخِيْهِ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُمَا بَيْنَهُمَا كَتَحَاتِ وَرَقِ الشَّجَرِ۔ (التمہید لابن عبدالبر ۲۱/۱۴)

"اے معاذ! جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملتے ہیں اور (مصافحہ) کے لیے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔"

۱۴۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَخَذَ بِيَدِ صَاحِبِهِ فَصَافَحَهُ وَهُوَ صَادِقٌ لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا تَسْقُطُ" (التمہید ۲۱/ص ۱۵)

"بے شک جب ایک مسلمان اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے اور یہ عمل بالکل اخلاص سے کرتا ہے۔ تو ان دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

مذکورہ احادیث کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی سنت ہے۔ کیونکہ تمام احادیث میں لفظ ید (ہاتھ) واحد

استعمال ہوا ہے ۔ اگر مصافحہ دو ہاتھ سے ہوتا تو لفظ ید کی بجائے (یدین ،دو ہاتھ) استعمال ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔

☆سرور کائنات ﷺ کی بیعت اور مصافحہ

آپ ان احادیث کا مطالعہ کر چکے ہیں جن میں ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی وضاحت ہے ۔ یہاں چند ایسی احادیث کا ذکر بھی قابل مطالعہ ہے جن میں بیعت کی غرض سے مصافحہ کرنے کا ذکر ہے۔رسول اکرم ﷺ لوگوں سے بیعت لیتے وقت بھی داہنا ہاتھ ہی مصافحہ کیلئے بڑھاتے تھے ۔معلمِ کائنات ﷺ نے خود بیعت کیلئے مصافحہ کا لفظ استعمال کیا ہے گویا کہ بیعت اور مصافحہ کی کیفیت تقریباً ایک جیسی تھی ،اگرچہ یہ احادیث مصافحہ کے باب سے نہیں ہیں:

ا۔"عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رَقِیْقَةَ اَنَّهَا دَخَلَتْ فِیْ نِسْوَةٍ تبایع فَقُلْنَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِبْسُطْ یَدَکَ نُصَافِحُکَ ، فَقَالَ :اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ" (فتح الباری تفسیر سورة الممتحنة: ۸۲۲/۱۰)

"حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ دیگر عورتوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ان کا بیان ہے کہ ہم نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ ! اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ آپ سے مصافحہ کر سکیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:"بے شک میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔"

یہی مضمون موطا امام مالک ،سنن نسائی (باب بیعت) میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

امام عبدالبرؒ اپنی کتاب "تمہید" میں اسی حدیث کی تشریح میں رقم طراز ہیں (اِنِّـــیْ لَا اُصَـــافِــحُ الــنِّـسَــاءَ) اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ مردوں سے بیعت کے وقت مصافحہ کرتے تھے۔

۲۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہونے کے لئے آپ ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ کی بیعت کرسکوں تو آپ نے اپنا داہنا ہاتھ آگے کیا۔ (صحیح مسلم: ۳۱۷)

۳۔ حضرت ابو غادیہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے دائیں ہاتھ پر بیعت کی۔ (مسند احمد: ۲۰۵۴)

۴۔ جب آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں شہید کئے جانے کی خبر سنی تو صحابہ کرام سے بیعت لی تھی کہ ہم عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔ آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرماتے۔ آپ اپنے دائیں ہاتھ پر بیعت لے رہے تھے حتیٰ کہ آپ نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ "یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔"

الغرض بیعت کے لئے ایک ہاتھ کی احادیث کثرت سے پائی جاتی ہیں مگر ان پر ہی اکتفا مناسب ہے۔

مصافحہ کی کیفیت کے باب میں مذکور احادیث سے مصافحہ کرنے کے آداب کی بھی وضاحت ہوتی ہے جو بالاختصار درج ذیل ہیں:

☆ ملاقات کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے۔

☆ ان الفاظ کا جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ساتھ دیا جائے۔

☆ اپنا دایاں ہاتھ مسلمان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے۔

☆ مسلمان بھائی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا جائے۔

☆ ہاتھوں کو تھوڑی سی حرکت دی جائے۔

☆ اس کی طرف متوجہ ہوا جائے اور خوشی کا اظہار کیا جائے۔

☆ اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچا جائے جب تک دوسرا نہ کھینچ لے۔

معزز قارئین! مصافحہ کے متعلق احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ

مصافحہ ایک ہاتھ سے کیا جائے۔ مگر بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں حتیٰ کہ کچھ نے یہاں تک کہہ دیا کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا بدعت ہے۔ (نعوذ باللہ)

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل

ہم نے دلائل کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ احادیثِ مبارکہ کے ذکر کے ساتھ بالاختصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علماء کرام کی وضاحت پیش کر رہے ہیں، امید ہے کہ یہ وضاحت قارئین کے لئے مزید تشفی کا باعث ہوگی۔ ان شاء اللہ!

۱۔ إِنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ دَهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طِيْبٍ لِمُصَافَحَةِ إِخْوَانِهِ (ادب المفرد للبخاری ص ۳۶۵ صحیح الالبانی)

''بے شک حضرت انس رضی اللہ عنہ صبح کے وقت اپنے ہاتھ کو خوشبو لگا لیتے تھے کیونکہ اس ہاتھ سے وہ اپنے رفقا سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔''

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عمل آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ انہوں نے ابوداودؒ کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کیا اور مسکرانے لگے۔ (حدیث ۵)

۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہتھیلی لوگوں کو دکھایا کرتے تھے کہ اس سے وہ نبی کریم ﷺ سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ (حدیث ۹)

☆ مصافحہ کے متعلق علمائے کرام کی وضاحت

۱۔ فتح الباری جیسی عظیم کتاب کے مصنف حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ''مصافحہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملایا جائے۔'' (فتح الباری: ۱۴/۶۴)

۲۔ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں مصافحہ کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی کے ساتھ ملایا جائے۔ (النہایہ فی غریب الحدیث والاثر: ۳/۳۴)

۳۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں، اور علامہ علقمیؒ کوکب المنیر میں

،علامہ احمد عزیز" سراج المنیر میں، معروف حنفی عالم ملا علی قاری" مرقاۃ المفاتیح میں، علامہ مرتضی زبیدی تاج العروس میں، علامہ عبدالرؤف آف قاہرہ روض النضیر میں اور دیگر علماء احناف اپنی معتمد کتابوں میں صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا طریقہ نقل کر چکے ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیے: تحفۃ الاحوذی: ۴/۴۳۰)

الغرض نبی کریم ﷺ کے فرامین، صحابہ کرام کا عمل، علماء کی تشریحات اور کتبِ لغت اس بات پر گواہ ہیں کہ مصافحہ دائیں ہاتھ سے ہونا چاہیے، یہی سنت طریقہ ہے۔

۴۔ ابراهیم بن سعید الجوھری کہتے ہیں میں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو سلام کیا، میں نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا تو انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب میں جانے لگا تو انہوں نے فرمایا: "یہ نوجوان کتنا با اخلاق ہے"۔ (المنتقی)

غور فرمائیں امام صاحب نے ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے والے کو باادب اور با اخلاق کے خطاب سے نوازا ہے۔

۵۔ عالم اسلام کے نامور علماء کا تیار کردہ موسوعۃ الفقہیہ کا مطالعہ کرنے سے یہی بات سامنے آتی ہے۔ کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی ہے۔ موسوعہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

" المصافحة الا فضاء باليد إلىٰ اليد "۔ مصافحہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دینے کا نام ہے "۔ (دیکھیے، باب السلام)

۶۔ امام سفارینی حنبلی مصافحہ کی فضیلت اور کیفیت شعروں میں بیان کرتے ہیں

وصافح لمن تلقاه من كل مسلم — تناثر خطايا كم كما في المسند

وهو الصاق صفح الكف بالكف — واقبال الوجه على الوجه

" تو جس مسلمان کو ملے اس سے مصافحہ کر، تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی جیسا کہ مسند امام احمد بن حنبل میں وارد ہے۔ اور (مصافحہ یہ ہے) کہ ہاتھ کی ہتھیلی کو ہتھیلی کے ساتھ ملایا جائے، اور چہرہ، چہرے کی طرف متوجہ کیا جائے "۔ (غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الاداب)

۷۔ فتاوٰی فقہیہ الکبرٰی میں مصافحہ کی تعریف کچھ اس طرح ہے۔

''آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے بھائی کی دائیں ہتھیلی میں رکھے اور اپنے بھائی کے ہاتھ پر انگلیاں بند کرلے''۔ (باب المصافحہ)

۸۔ علماء احناف کی معتبر کتاب (ردالمحتار علی در المختار) میں مصافحہ کی تعریف مندرجہ ذیل حدیث کے ساتھ واضح کی گئی ہے۔ مصافحہ ایک قدیم متواتر سنت ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان نے اپنے بھائی سے مصافحہ کیا، اور اس کے ہاتھ کو حرکت دی تو ان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں،، پھر مصنف لکھتے ہیں جبکہ (قنیة) میں ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے ہے۔

معزز قارئین صاحب کتاب نے جو حدیث ذکر کی ہے اس میں یہ لفظ ہیں کہ اس کے ہاتھ کو حرکت دی، دونوں ہاتھوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ (دیکھیے باب تقبیل الرجل فم الرجل أو یدہ)

۹۔ امام الحاذمی حنفی فرماتے ہیں۔

مصافحہ میں سنت یہ ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی سے ملایا جائے اور چہرے کی طرف متوجہ کیا جائے۔ (بریقہ محمودیہ)

اب ہم بالاختصار ان دلائل کا جائزہ لیتے ہیں جن کی بنا پر دو ہاتھوں سے مصافحہ کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔

دو ہاتھوں سے مصافحہ کے دلائل اور جائزہ

دلیل نمبر ۱: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے قائلین کے ہاں مضبوط ترین دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

عَلَّمَنِیُ النَّبِیُّ ﷺ وَ کَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْهِ التَّشَهُّدَ: اَلتَّحِیَّا تُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ...... الحدیث (بخاری ۱۴/۶۳)

''نبی کریم ﷺ نے مجھے تشہد سکھلایا، اس حال میں کہ میری ہتھیلی آپ ﷺ کی

دو ہتھیلیوں میں تھی: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ......"

جائزہ: یہ حدیث مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر مذکورہ مسئلہ کی دلیل نہیں بن سکتی:

۱۔ یہ حدیث ملاقات کے وقت مصافحہ سے متعلق ہی نہیں ہے بلکہ یہ تعلیم کے اہتمام سے تعلق رکھتی ہے۔ سرور کائنات ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو تشہد کی تعلیم دے رہے تھے اور مزید عنایت و مہربانی کی خاطر آپ ﷺ نے ابن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

معروف حنفی عالم امام زیلعیؒ اور امام مرغینانی مصنف ہدایہ نے بھی یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب صفة التشهد میں ذکر کی ہے۔ (دیکھئے نصب الرایہ: ۴۲۹/۱) ''ہدایہ'' کی شرح ''کفایہ'' میں بھی اس بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر کئی مقامات پر علماءِ احناف نے اس بات کی صراحت کی ہے۔ (بحوالہ تحفۃ الاحوذی: ۴۲۹/۷)

۲۔ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں کہ آپؐ نے میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا ہوا تھا اور مجھے تشہد کے الفاظ سکھا رہے تھے۔

۳۔ صحیح ابن حبان کی ایک روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک ہاتھ کا تذکرہ ہے۔ دونوں احادیث کو سامنے رکھیں تو مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ آپؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ تعلیم و تعلم کی غرض سے مزید عنایت کی خاطر پکڑا ہوا تھا، اسی لئے کبھی آپؐ ان کا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑ لیتے اور کبھی دونوں ہاتھوں میں تھام لیتے، جیسا کہ بخاری میں ہے، حدیث کے لفظ یہ ہیں۔ قاسم بن مغیرہ، کہتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے اسی طرح نبی ﷺ نے عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں تشہد سکھلایا (اور وہ یہ ہے) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ........ (صحیح ابن حبان - ۲۰۸/۴ (۱۹۵۸))

۴۔ اگر اس حدیث کو مصافحہ کی کیفیت کے لئے بطورِ دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہاں جو حالت بیان ہو رہی ہے اس کے مطابق نبی کریم ﷺ کے دو ہاتھ ہیں اور عبداللہ

آدمی دو ہاتھوں سے مصافحہ کرے اور چھوٹا آدمی ایک ہاتھ سے مصافحہ کرے تاکہ حدیثِ مبارکہ پر سو فیصد عمل کیا جاسکے۔

۵۔ اگر اس حدیث کو مصافحہ کی دلیل بنائے جانے پر زور دیا جائے تو اسی سیاق کی حدیث مسند احمد میں موجود ہے جس میں ایک ہاتھ کا ذکر ہے۔ حضرت ابوقتادہ اور دیگر صحابہؓ کا بیان ہے کہ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو دیہات کا رہنے والا تھا۔ اس نے ہمیں خبر دی کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس علم سے کچھ سکھلانے لگے جو اللہ جل شانہ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کوئی چیز چھوڑ دے گا، تو اللہ تعالیٰ تجھے اس سے کہیں بہتر بدلہ دے گا۔" (مسند احمد: ۲۰۶۲۴)

۶۔ آپ احادیث میں مصافحہ کی کیفیت پڑھ آئے ہیں کہ آپ ﷺ کا یہی معمول تھا کہ وہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے۔ یہ احادیث مستقل اسی مسئلہ کے ساتھ خاص ہیں ان کو چھوڑ کر اس حدیث کو دلیل بنانا صحیح نہیں جو اس بحث سے تعلق نہیں رکھتی ہے۔

دلیل نمبر۲: دلیل کے طور پر صحیح بخاری کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ "نبی کریم ﷺ بطحا میں تشریف لائے، آپؐ نے وضو فرمایا۔ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت ادا کی (نمازیں جمع کیں)۔ آپؐ کے سامنے سترہ بھی گاڑا ہوا تھا۔ نماز کے بعد لوگ آپ ﷺ کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہرے پر لگاتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔" (صحیح بخاری: ۳۵۵۳)

یہ حدیث بھی چند وجوہات کی بنا پر دو ہاتھوں سے مصافحہ کے لئے قابل احتجاج نہیں ہے:

۱۔ اس حدیثِ مبارکہ کا مصافحہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں تو

فقط اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکت سے تبرک حاصل کرنا مشروع ہے۔جس طرح کہ دیگر احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

۲۔بالفرض اس حدیث کو مصافحہ کے لئے دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس حدیث کے اندر تو راوی حدیث نے ایک ہاتھ سے مصافحہ کا ذکر کیا ہے،پھر یہ فقط دو ہاتھ سے مصافحہ کی دلیل کیسے بن سکتی ہے۔چنانچہ اس حدیث کی رو سے بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کو غلط کہنا صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔اگر اس حدیث کو مصافحہ کے لیے دلیل تسلیم کرلیا جائے تو اس بات کا ذکر بھی موجود ہے کہ لوگ دستِ مبارک کو اپنے چہرے پر لگاتے تھے تو کیا مصافحہ کے بعد اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھ چہرے پر لگائے جائیں؟

دلیل نمبر۳: تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت حمادؒ نے امام عبداللہ بن مبارکؒ سے مکہ کے اندر دو ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

جائزہ: یہ دلیل بھی شرعی نقطہ نگاہ سے پائیدار نہیں ہے۔ ہمارا دین کتاب وسنت کی شکل میں الحمدللہ موجود ہے۔ائمہ دین،علماء کرام،مجتہدین عظام کا مقام ومرتبہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے،انکی فضیلت سے انکار ممکن نہیں ہے مگر احادیثِ نبویہؑ کے مقابل کسی کا عمل کوئی وقعت نہیں رکھتا۔یہی مسلمان کا ایمان ہونا چاہیۓ۔امام ابوحنیفہ،امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی بات کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

''ہر ایک انسان کی بات چھوڑی بھی جاسکتی ہے اور مانی بھی جاسکتی ہے۔اگر دنیا میں کوئی ایسی ہستی ہے جن کی بات کو من وعن تسلیم کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے تو وہ فقط محمد ﷺ ہیں۔'' (معارج القبول:۲/۶۲۵)

دلیل نمبر۴: چوتھی دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود ونصاریٰ کی

مخالفت کا حکم دیا ہے۔ وہ لوگ ایک ہاتھ مصافحہ کرتے ہیں لہٰذا ہمیں دو ہاتھوں سے کرنا ہوگا۔

جائزہ: بے شک حکیم الامت سرورِ دو جہاں ﷺ نے یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا ہے، مگر یہ ان کاموں میں ہے جن کا ہماری شریعت نے اعتبار نہیں کیا اور ان کو رد کر دیا ہے، مگر وہ احکام جو ان کے ہاں پائے جاتے ہیں اور ہماری شریعت نے بھی ان کو باقی رکھا ہے، ان میں مخالفت کرنے کا دعویٰ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (بقرہ: ۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔''

نص قرآنی سے پتہ چل رہا ہے کہ ہم سے پہلی قومیں روزہ رکھا کرتی تھیں تو کیا ہم ان کی مخالفت میں روزہ ترک کر دیں؟ ہرگز نہیں۔ ویسے بھی ہمارے اور ان کے سلام کے الفاظ مختلف ہی ہیں۔

دلیل نمبر ۵: دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے متعلق پانچویں دلیل ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے: ''دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ادب اور ایک ہاتھ سے یہ عمل گستاخی اور بے ادبی کے زمرے میں آتا ہے۔''

جائزہ: انتہائی قابل افسوس مقام ہے کہ اس تعریف گستاخی کی زد میں وہ نفوسِ مطہرہ بھی آجاتے ہیں جن کی محبت و عقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس پر زیادہ سے زیادہ یہی عرض کر سکتا ہوں۔ بقولِ شاعر

یہی عرض کرسکتا ہوں۔ بقول شاعر

حیران ہوں کہ روؤں دل کو یا پیٹوں جگر کو میں

مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں!

علما،صلحااور بزرگوں کا ادب ہر مسلمان پر لازم ہے مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم ادب کے نام پر نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کو رد کردیں۔

اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ ہم اپنے معاشرے میں رائج خودساختہ طریقہ کار کی مخالفت سے خوف کھاتے ہیں کہ کہیں بے ادبی اور گستاخی کا لیبل ہمارے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن کر نہ لگ جائے ،مگر سرور دو عالم محمد ﷺ کے فرامین کو رد کر کے ہمارا ضمیر بہت مطمئن ہے کہ ہم احادیث مبارکہ کی بے ادبی کے مرتکب نہیں ہیں ۔یہ تو اپنی اپنی قسمت کی بات ہے کہ کچھ لوگ اللہ اور اس کے ﷺ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں چاہے پوری دنیا ناراض ہو جائے اور کچھ لوگ،دنیا والوں کو راضی رکھتے ہیں چاہے اللہ اور اسکا رسول ﷺ ناراض ہو جائے۔

دلیل نمبر۶: بعض لوگ کہتے ہیں :اگر ایک ہاتھ کے ساتھ دوسرا ہاتھ لگا لیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟۔

ہم اسکا مختصر جواب یہی دے سکتے ہیں کہ اس میں حرج یہ ہے کہ یہ سنت کے خلاف ہے۔ آپ ﷺ سے محبت اور آپکی اطاعت کا دعوے دار یہ بات ہرگز نہیں کرسکتا۔ ہماری پیش کردہ احادیث اور اسی طرح صحابہ کا عمل اگر اسکو پسند نہیں تو ہم سوال کرتے ہیں کہ ایسے آدمی کی بات پر توجہ نہ دینے میں کیا حرج ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس کے اس فلسفہ کو دلیل بنانے میں حرج ہی حرج ہے۔

دلیل نمبر۷: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا ہمارے علما اور بزرگ اس حقیقت کا

آج نئے نئے مسائل بیان کیے جا رہے ہیں، ایک ہاتھ سے سلام ہم تو پہلی دفعہ سن رہے ہیں۔

جائزہ: یہ دلیل بھی کئی اعتبار سے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتی ہے۔

ا۔ ائمہ دین، علماء کرام کی علمی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ اس حقیقت کا انکار نہ تو آج تک کوئی کر سکا ہے اور نہ ہی ممکن ہے مگر سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں کون سی ایسی شخصیت ہے جو غلطی سے مبرا ہے، یقیناً وہ محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی واضح احادیث چھوڑ کر اپنے مذہبی رہنماؤں کی بات ماننا انتہائی خطرناک رجحان ہے۔

۲۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ آج سے پہلے تمام علما اس بات کی صراحت کر گئے ہوں کہ مصافحہ دو ہاتھوں سے ہے اور اب اس غلطی کا ادراک ہوا ہے، آپ نے احادیث ملاحظہ فرمالی ہیں۔ صحابہ کرام اور علما کے اقوال وافعال بھی آپ نے پڑھ لیے ہیں کہ وہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے تھے۔

۳۔ اگر بعض لوگ غلطی کریں تو تب ہی کچھ لوگ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اگر غلطی وقوع پذیر ہی نہ ہو تو اس کو Poient out کیسے کیا جا سکتا ہے؟۔

۴۔ اگر ہم اپنی کم علمی کی بنا پر کتاب وسنت کے دلائل کو "نیا مسئلہ" ہونے کا عنوان دیتے ہیں تو ہماری لاعلمی سے قرآن وسنت بری اور پاک ہے اور ہماری عدمِ واقفیت دلیل نہیں بن سکتی۔ اس لیے ہمیں حقیقت کا ادراک کرنے کے لیے ذہن صاف اور دل کھلا رکھنا چاہیے۔

ہمارے بعض بھائی جو قرآن و حدیث کو مقدم رکھنے کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے بھی یہ بات سننے کو ملتی ہے اس مسئلہ میں اتنی سختی کی ضرورت نہیں اگر کوئی ادب کی خاطر دوسرا ہاتھ لگا لے تو کونسی قیامت آجاتی ہے؟

ہم ان سے عرض کرنا چاہیں گے کہ ادب کے نام پر لوگ کعبۃ اللہ، قرآن مجید اساتذہ، قبورِ اولیاء اور مذہبی پیشواؤں کی طرف پیٹھ کر کے چلنے کو غلط سمجھتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں، کیا ہمارے یہ کرم فرما ان کے اس خیال سے متفق ہیں؟ اگر نہیں تو کیا آپ بھی بعض کاموں میں بے ادبی کے مرتکب ہو رہے ہیں؟

ہمیں چاہیے کہ ہم تعصب اور ذاتی رائے سے بالاتر ہو کر دلائل کی روشنی میں فیصلہ کریں اور اپنے اعمال کو سنتِ نبوی کے مطابق ڈھالیں ــ وما علینا الا البلاغ المبین

ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا ثبوت اور فضیلت

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهٗ، تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ. (رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ "لَا اَعْلَمُ فِيْهِمْ مَجْرُوْحًا" الترغیب و الترھیب ج۳ ص ۴۳۳)

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جب کوئی مومن کسی مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اسے سلام کہتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا يُفَرِّقَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُمَا.

(رواہ احمد فی المسند ج۳ ص۱۴۲ واللفظ لہ والبزار وابو یعلی، الترغیب والترھیب ج۳ ص۴۳۲)

''یعنی جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور ان میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور دونوں کے جدا ہونے سے قبل ہی ان کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِيَ اَخَاهُ، فَاَخَذَ بِيَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا، كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِيْ يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ، وَاِلَّا غُفِرَلَهُمَا، وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (رواه الطبراني في الكبير باسناد حسن، الترغيب والترهيب ج۳ ص ٤٣٤)

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو ان دونوں کے گناہ ان سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح تیز ہوا (آندھی) کے دن درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں اور اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیے جاتے ہیں۔''

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَرَوْنَ يَدِيْ هٰذِهٖ صَافَحْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ كَذَا فِيْ. (عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد ج ٤ ص ٥٢١، تنقيح الرواة في تخريج احاديث المشكوٰة ج۳ ص ۲۸۷)

''یعنی سیدنا عبیداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے ہو میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا ہے اور ذکر کیا حدیث کو'' (التمهيد لما في الموطا من المعاني والاسانيد)

اس حدیث صحیح وصریح سے بھی بالکل واضح ہو گیا ہے کہ ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا مسنون ہے' صحابی رسول سیدنا عبیداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو اپنا وہ ایک ہاتھ دکھا کر فرماتے ہیں:

تَرَوْنَ يَدِيْ هٰذِهٖ صَافَحْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یعنی تم لوگ میرے اس ایک ہاتھ کو دیکھتے ہو کہ میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا' دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی لئے اہل لغت اور

شارحین حدیث نے بھی مصافحہ کے جو معنی لکھے ہیں وہ بھی ایک ہی ہاتھ کے مصافحہ پر صادق آتے ہیں۔

☆ چنانچہ شارح بخاری امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (التوفی ۸۵۲ ہجری) رقمطراز ہیں:

اَلْمُصَافَحَةُ: هِيَ مُفَاعَلَةٌ مِّنَ الصَّفْحَةِ وَالْمُرَادُ بِهَا الْإِفْضَاءُ بِصَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ. (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ٤٦)

☆ حنفیوں کے مشہور مجدد، شارح مشکوٰۃ علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی التوفی ۱۰۱۴ ہجری رقمطراز ہیں:

اَلْمُصَافَحَةُ: هِيَ الْإِفْضَاءُ بِصَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ. (مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح ج ۹ ص ٧٤)

☆ تفسیر قرآن علامہ احمد حسن رحمہ اللہ محدث دہلوی التوفی ۱۳۳۸ ہجری رقمطراز ہیں:

وَالْمُصَافَحَةُ: هُوَ مُفَاعَلَةٌ مِّنَ الصَّفْحَةِ وَالْمُرَادُ بِهَا إِفْضَاءُ صَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ أَيْ صَفْحَةِ الْيَدِ الْيُمْنٰى إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ الْيُمْنٰى لِصَاحِبِهٖ فَقَطْ. (تنقيح الرواة في تخريج احاديث المشكوة ج ۳ ص ۲۸۷)

یعنی لفظ مُصَافَحَة، باب مفاعلہ اور صفحہ سے مشتق فعل مصدر کا صیغہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کا اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی (بطن کف) سے ملانا۔

مصافحہ کے آداب

☆ مصافحہ سنت رسول (ﷺ) ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۲۶، ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

☆ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ (جامع ترمذی، ج ۲ ص ۱۰۲، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۴)

☆ مصافحہ جانبین سے صرف ایک ہاتھ سے مسنون ہے۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۹۸، ۱۴۲۔ سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۱۰۰، سنن ابن ماجہ رقم: ۳۷۰۲، التمہید ج ۲۱ ص ۱۳-۱۵، ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲، مشکوٰۃ ۴۰۱، طبرانی، مسند ابو یعلیٰ، مسند البزار، بحوالہ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴)

☆ مصافحہ کرتے وقت جھکنا بالکل منع ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲، مسند احمد ج ۳ ص ۱۹۸، ابن ماجہ رقم: ۳۷۰۲، مشکوٰۃ ص ۴۰۱)

☆ مصافحہ کرتے وقت چہرہ پر خوشی کا اظہار ہونا چاہیے۔ (صحیح مسلم بحوالہ کتاب الاذکار مترجم ج ۲ ص ۱۶۳)

☆ مصافحہ' سلام کے ساتھ کرنا چاہیے' سلام کہے بغیر مصافحہ کرنا خلاف سنت ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲' الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۴)

☆ مصافحہ' ہر ملاقات کے وقت سنت مستحبہ ہے۔ (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۱)

☆ مصافحہ کرتے وقت اپنا ہاتھ جلدی نہیں کھینچنا چاہیے۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۸۲' کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۴)

☆ مصافحہ کرتے وقت اپنے مسلمان بھائی سے اظہار محبت اور اس کو نصیحت کرنا ثابت ہے۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۸۲' کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۴)

☆ مصافحہ کرتے وقت حمد الٰہی اور دعاء مغفرت کرنی چاہیے۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۸۱' کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۴)

☆ مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھنا خلاف سنت اور بدعت ہے۔

☆ خاوند اپنی بیوی سے مصافحہ کرسکتا ہے۔

☆ مردوں کی طرح مستورات بھی آپس میں مصافحہ کرسکتی ہیں۔

☆ کسی مرد کا غیر محرم عورت اور کسی عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ مصافحہ کرنا حرام ہے۔

☆ مصافحہ کے لئے کسی نماز کو خاص کرنا ثابت نہیں ہے۔ (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۱)

☆ فرض نمازوں کے بعد خصوصی طور پر مقتدیوں کا امام کے ساتھ مصافحہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۱)

☆ بڑوں کا بچوں سے اور بچوں کا بڑوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے۔

☆ دوران مصافحہ درود شریف پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے۔ (عمل الیوم واللیلہ ص ۸۱' کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۴)

☆ دوران مصافحہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا الخ پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ص ۸۵' کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۴)

☆ حسین وجمیل امرد سے مصافحہ سے احتراز کرنا چاہیے۔ (کتاب الاذکار ج ۲ ص ۱۶۲)

اشاعت دین کا عظیم مرکز

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

تعارف: ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ملک بھر میں منفرد وعظیم ادارہ ہے جس کے ذریعے مختلف مسائل پر دینی لٹریچر چھپوا کر بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ادارہ ہذا کی طرف سے لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا جا چکا ہے۔ ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر ہزاروں لوگ اپنے عقیدے وعمل کی اصلاح کر کے صحیح العقیدہ باعمل مسلمان بن چکے ہیں۔

مقاصد: ادارہ ہذا کے قیام کے بنیادی مقاصد یہ ہیں کہ ملک میں خالص توحید وسنت کی دعوت کو عام کیا جائے۔ اثبات توحید خالص' اتباع رسول اللہ ﷺ' فکر آخرت' اعمال صالح وغیرہ مسائل پر وافر تعداد میں لٹریچر چھپوا کر لوگوں تک پہنچایا جائے اور شرک و بدعت' رسم ورواج' عریانی' بے حیائی اور گمراہی کے طور طریقوں سے لوگوں کو بچنے کی موثر دعوت پیش کی جائے۔ اب جبکہ ملحد اور گمراہ فرقے اپنے باطل نظریات وعقائد کو عام کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ قرآن وحدیث پر مبنی لٹریچر کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ادارہ تبلیغ اسلام جام پور اس سلسلہ میں موثر کردار ادا کر رہا ہے۔

ملک بھر میں تقسیم: ملک بھر کے ہزاروں مقامات پر بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے لٹریچر پہنچا کر تبلیغ دین حق کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے ہزاروں لوگ ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کر کے توحید وسنت کی سچی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔

اہل خیر کی ذمہ داری: تمام اہل خیر مخیر حضرات کی ذمہ داری ہے کہ تبلیغ واشاعت کے اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لئے حتی المقدور مالی اعانت فرما کر ادارے کی سرپرستی فرمائیں تا کہ یکسوئی کے ساتھ فروغ اسلام کے اس عظیم پروگرام کو موثر طور پر جاری رکھا جا سکے جو صدقہ جاریہ وعظیم جہاد ہے۔

محمد یلیین راہی

مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان

فون 0604-567218/ 0333-8556473

ادارہ تبلیغ اسلام...... جام پور

- ادارہ تبلیغ اسلام جام پور 1967ء سے حضرت مولانا محمد یٰسین راہی ﷫ کی نگرانی میں دین حقہ کی ترویج واشاعت میں کوشاں ہے۔ اب تک مختلف مسائل پر 350 سلسلہ ہائے تبلیغ ساٹھ لاکھ سے زائد تعداد میں شائع کر کے تقسیم کئے جا چکے ہیں۔
- ملک بھر میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے بڑے پیمانے پر لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگ ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر راہِ ہدایت پا چکے ہیں۔ الحمدللہ
- ادارہ کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ مخیّر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے ہی دین کا یہ سب کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔

جامعہ محمدیہ جام پور:

ادارہ ہی کے تحت علاقہ کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ قائم ہے جس میں بڑی تعداد میں بیرونی و مقامی طلباء قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کئے جاتے ہیں۔ طالبات کے لئے تعلیم دین کا الگ انتظام ہے جس میں بچیاں حفظ، ناظرہ ترجمۃ القرآن کی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

ادارہ کی شاخیں:

ادارہ کی زیرنگرانی جام پور تحصیل کے مختلف مقامات پر چھ شاخیں فروغ دین کے لئے کوشاں ہیں۔

مخیر احباب توجہ فرمائیں:

تمام اہل مال، مخیّر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ادارہ کے لئے مالی تعاون فرما کر دین حق کی اشاعت کو فروغ کے مذکورہ پروگرام میں شامل ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد

نائب مدیر ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور (پاکستان) 0333-8556472

Printed by: **Maktabah Muhammadia** Ph:0300-4826023